روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 30/اکتوبر 2006ء 6 شوال 1427 ہجری 30 اخاء 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 242

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہوسکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے۔ اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے۔ اور محبت کی آگ سے اپنے جذباتِ نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے۔ اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر اس کو حصہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے بخیل نہیں ہے بلکہ اس کے فیوض دائمی ہیں۔ اس کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے وہ بشرط تقویٰ اور مجاہدہ جو کچھ اولین کو دیا ہے وہ آخرین کو بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ خود اس نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے۔ (۔) یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور کسی فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ۔ یہ آیت اس امت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گزشتہ امتیں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے۔ اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا۔ اب اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائے گا۔ اسی بناء پر کہا گیا کہ (۔) یعنی تم اپنے کمالات کے رو سے سب امتوں سے بہتر ہو۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20ص 380)

دعا کرنا لازم ہے

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے بے شمار دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد نہیں رہتیں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایک جامع دعا نہ سکھاؤں جو سب پر حاوی ہو۔ یوں کہاں کرو

اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی۔ اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچا دینا لازم ہے۔ اور تیرے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر:3443)

خادم دین کا مقام

۞ تائید حق پر اگر کوئی قلم اٹھائے یا کوشش کرے تو حضرت مسیح موعود بڑی قدر کرتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا:۔

''اگر کوئی تائید دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بارہا قسم کھا کر فرمایا کہ ہم ہر ایک شئے سے محض اللہ تعالیٰ کیلئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ:311)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ولادت

۞ مکرم مرزا توصیف احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مرزا لبیب احمد طہٰ نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو نیک، باسعادت اور خادم دین بنائے۔ آمین

ماہر امراض قلب کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 4 اور 5 نومبر کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کرلیں۔ بغیر ریفر کروائے ان کو دکھانا ناممکن ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام انعامی سکالرشپس 2006

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس 2006ء کا اعلان کیا ہے

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2006

مکرم میاں محمد صدیق بانی مرحوم کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔انٹرمیڈیٹ

☆پری میڈیکل گروپ

☆پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔میٹرک

☆سائنس گروپ

☆جنزل گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو جو احمدی طلباء/طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرینگے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

صادقہ فضل انعامی سکالرشپ

اس سکالرشپ سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم/طالبہ علم کو مبلغ بیس بیس ہزار روپے کے چار انعام اور جنرل سائنس گروپ میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کو مبلغ بیس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔ اس طرح امسال بھی مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔

خورشید عطاء انعامی سکالرشپ

اسی طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کیلئے اس انعامی فنڈ سے مبلغ پندرہ پندرہ ہزار روپے کے دو انعام اور جنرل گروپ (بشمول جنرل سائنس گروپ) میں تیسری اور چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ اس طرح اس انعامی فنڈ کی رقم سے پندرہ پندرہ ہزار روپے کے چار انعامات سالانہ دیئے جاتے ہیں۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے 2006ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا واضح ہو کہ 2005ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

☆ By Parts یا Division Improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ اور طریق کار

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ/میٹرک کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

☆ اس طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی (اس لئے بہتر ہوگا کہ اپنی درخواست پر اپنا فون نمبر بھی درج کر دیں)

آخری تاریخ

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2006ء مقرر ہے اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رانا سجاد احمد صاحب ومحترمہ شبانہ سجاد صاحبہ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 ستمبر 2006ء کو بیٹی عطا کی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فریحہ سجاد نام عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم رانا عبدالرشید خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم ممتاز احمد بھٹی صاحب مصطفیٰ آباد لاہور کی نواسی ہے نیز مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب بگول ضلع گورداسپور رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان داخلہ

۞ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو نے Ph.D انجینئرنگ کیلئے سکالرشپس (For Higher Education) کا اعلان کیا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ ملاحظہ فرماویں

www.muet.edu.pk

۞ کراچی یونیورسٹی نے ماسٹر ایم فل، پی ایچ ڈی (اکنامکس) پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ ملاحظہ فرماویں۔

www.aerc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مشہود احمد صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمود احمد ڈوگر صاحب ولد مکرم غلام محمد صاحب ڈوگر باب الابواب ربوہ 12۔اکتوبر 2006ء کو شدید ہارٹ اٹیک کے سبب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اسی روز بعد نماز ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مرحوم فدائی احمدی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

انتقال

۞ مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب 27/اکتوبر 2006ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 87 سال تھی۔ پروفیسر مسعود صاحب کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کے شعبہ سرجری کے اٹھارہ سال انچارج رہے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب کے افراد خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہایت قریبی اور محبت کے تعلقات تھے۔

انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی دردانہ احمد سرگنگارام ہسپتال کے آنکھ کے شعبہ میں پروفیسر ہیں اور چھوٹی بیٹی عائشہ رابعہ پی آئی اے کی پہلی جیٹ خاتون ہوا باز ہیں۔ بڑا بیٹا ظفر پی آئی اے میں کیپٹن ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر مسعود صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم منظور احمد خاں صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالشکور خاں اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ البانیہ کا گزشتہ دنوں جرمنی میں دوبارہ دل کا آپریشن ہوا جو الحمدللہ کامیاب رہا لیکن آپریشن کے چند دن بعد گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ انتہائی نگہداشت وارڈ میں علاج کی غرض سے منتقل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزم کو کامل صحت دے ہر قسم کی پیچیدگی دور فرمائے اور فعال زندگی سے نوازے۔

۞ مکرم ڈاکٹر سید قمر احمد صاحب توقیر اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم سید نیر احمد توقیر صاحب واقف زندگی کا میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کراچی کے والد مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب دارالنصر غربی بعارضہ پراسٹیٹ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ایک عہد ساز موحد سائنسدان

نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل وشرب   کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر   عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

توحید خالص

حضرت سیدنا مسیح موعود کی بعثت کا بنیادی مقصد توحید خالص کا قیام تھا۔ اس زمانہ میں مغربی فلسفہ کا طوفان برپا تھا اور زمانہ بزبان حال فریاد کر رہا تھا کہ گمشدہ توحید کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے ایک آسمانی سلسلہ کی ضرورت ہے آپ راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرتے تھے کہ دنیا ایک بار پھر توحید سے بھر جائے جس طرح سمندر پانی کے قطرات سے پر ہے۔

دعاؤں کی آسمان پر مقبولیت

یہ متضرعانہ دعائیں آسمان پر مقبول ہوئیں اور آپ کو یورپ و امریکہ میں بسنے والوں کی نسبت بشارت ملی:۔

''کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے''۔

(لیکچر لاہور طبع اول صفحہ 35)

یہ بھاری خوشخبری آپ کی طرف سے 3 ستمبر 1904ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں دی گئی جس میں اخبار ''عام'' اور اخبار '' پنجہ فولاد'' کے رپورٹروں کے مطابق حاضرین جلسہ کی تعداد دس بارہ ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ حضرت اقدس نے اگلے سال اپنے ایک منظوم کلام میں فرمایا

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر ازجاں نثار

مغربی دنیا میں توحید پرستی اور ڈاکٹر عبدالسلام کی عظیم خدمات

آپ کی زندگی میں امریکہ و یورپ کی کئی شخصیتیں دین حق کو قبول کر کے توحید پرست بن گئیں جن کا ذکر ہمیں براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بھی ملتا ہے۔ حضور کے وصال کے بعد مغربی دنیا کے خیالات میں ایسا تلاطم پیدا کر دیا کہ بعض نوبیل انعام یافتہ چوٹی کے سائنسدان بھی خدا کی ہستی کے قائل ہو گئے اس انقلاب نو کے پیدا کرنے میں آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے پاکستان کے مایہ ناز سپوت اور دنیا کے مشہور عالم سائنسدان مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (1926ء۔1996ء) کی عظیم الشان اور جلیل القدر سائنسی تجربات و مشاہدات کا بھاری عمل دخل ہے۔

کتاب اللہ کا عاشق صادق

آپ قرآن مجید کے بے مثال عاشق تھے۔ آپ کی جیب میں جیبی سائز کا قرآن مجید ضرور ہوتا تھا۔ آپ کو سائنس سے متعلق قرآنی آیات پر گہرا عبور تھا اور اس کے نئے سے نئے مطالب آپ پر کھلتے رہتے تھے ایک دفعہ فرمایا

''میرے دماغ میں وقتاً فوقتاً بجلی کی تیز روشنی کی طرح بعض سائنسی نکات آتے ہیں انہیں بروقت نوٹ کر لیتا ہوں بعد میں یہی نکات میری تحقیقات کی بنیاد ثابت ہوتے ہیں''

(نیوٹن ص106)

آپ کا دائمی دستور تھا کہ جب آپ لندن کے گھر میں سائنسی ریسرچ اور مطالعہ فرماتے تو آپ کا کمرہ کتاب اللہ کی ٹیپ سے گونج رہا ہوتا۔ عرب وعجم نے خوش الحان قاریوں کی تلاوت کے بے شمار کیسٹ آپ نے منگوائے اور وہ بڑی عقیدت سے اسے سنتے تھے۔

کتاب اللہ کا عشق آپ کے رگ وریشہ میں رچا ہوا تھا تعلق باللہ کا یہ عالم تھا کہ نوبیل پرائز ایوارڈ کی اطلاع ملتے ہی آپ فوراً گھر سے بیت الفضل میں پہنچے اور آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کے ساتھ سجدہ شکر کیا پھر سویڈن میں جب نوبیل پرائز انعام کی تقریب ہوئی تو آپ نے اپنے ایڈریس میں سائنس اور مذہب کا تعارف سورہ ملک کی آیت 4-5 ہی سے پیش کیا اور سائنسی دنیا میں جہاد بالقرآن کی شاندار اور قابل تقلید مثال قائم کی جس کا ریکارڈ بھی اب تک کوئی نہیں توڑ سکا۔ لاہور اٹامک انرجی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر سعید اختر درانی مقیم برمنگھم نے دسمبر 1996ء میں اپنے تاثرات قلمبند کئے جن میں لکھا کہ میرے نزدیک ڈاکٹر عبدالسلام آئن سٹائن کے پایہ کے عبقری سائنسدان تھے۔ ان کا چشمدید بیان ہے کہ جون 1992ء میں سابق وزیراعظم پاکستان نواز شریف نے ڈورچسٹر میں ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی اور عرض کی سر آپ کی وجہ سے پاکستان کو اتنی عزت ملی ہے اور اس وجہ سے ہمیں بھی عزت نصیب ہوئی ہے ہمیں کوئی حکم دیں اس کی تعمیل فوری طور پر ہوگی۔ یہ سارا سین بہت رقت آمیز تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پاکستان کے ارباب اختیار سلام کا دل میں کتنا احترام رکھتے ہیں۔ محترم درانی صاحب کے نزدیک ڈاکٹر صاحب عالمی امن کے پیغامبر تھے۔

(نیوٹن صفحہ 30 تالیف جناب محمد زکریا ورک صاحب اشاعت کینیڈا 2003ء)

سوانحی خاکہ

اگلی سطور میں آپ کا مختصر سوانحی خاکہ پاکستان کے مایہ ناز دانشور جناب ملک رمیض احمد صاحب کے قلم سے سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

ملک صاحب عرصہ دراز تک ملک میں چیف انجینئر اریگیشن پنجاب کے منصب پر فائز رہے علاوہ ازیں ورلڈ بنک اریگیشن ایڈوائزر اور یو ایس ایڈ اریگیشن سپیشلسٹ کے طور پر بھی عالمی سطح پر بہترین خدمات انجام دیں۔ آپ نے 2001ء میں ''یادوں کی مالا'' کے نام سے اپنی زندگی کی یادداشتوں کو شائع فرمایا۔ اس کتاب میں آپ نے ڈاکٹر عبدالسلام کو زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے اور کمال جامعیت کے ساتھ آپ کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی ہے اور جو لکھا ہے اپنے چشمدید واقعات کی بناء پر لکھا ہے۔

چنانچہ آپ ''ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ'' کے زیر عنوان تحریر کرتے ہیں۔

''مئی 1940ء میں میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلا۔ قادیان کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے ہاتھ میں نتیجہ کا گزٹ تھا۔ اس کے گرد ہجوم میں کھڑے لوگ رول نمبر پکار کر ہیڈ ماسٹر سے نتیجہ کا پوچھ رہے تھے۔ ہیڈ ماسٹر سب کو باری باری جواب دے رہا تھا۔ اتنے میں دور کھڑے ایک آدمی نے ہیڈ ماسٹر سے پوچھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے اس امتحان میں اول کون آیا ہے؟ ہیڈ ماسٹر نے بے رخی سے جواب دیا کہ کوئی گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کا عبدالسلام اول آیا ہے۔ پوچھنے والے شخص نے سن کر کہا الحمدللہ عبدالسلام میرا بیٹا ہے اور مجھے اس سے یہی توقع تھی۔ پوچھنے والا ڈاکٹر عبدالسلام کا والد محمد حسین تھا۔ وہ قادیانی عقیدہ رکھتا تھا اور قادیان کی زیارت کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ انسپکٹر آف سکولز ملتان کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھا۔ میرے والد صاحب ہائی سکول گوجرہ (ضلع لائل پور) میں سکول ماسٹر تھے اور وہ جھنگ کے ناتے سے میرے والد صاحب کو جانتے تھے۔ والد صاحب کہتے تھے کہ محمد حسین صاحب دور پار کے ہمارے رشتہ دار تھے۔

دسمبر 1945ء میں سول انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد میری تعیناتی بطور ایس۔ڈی۔او محکمہ نہر ملتان ہوگئی اور محمد حسین صاحب سے اکثر ملنے کا اتفاق ہوا اور اس طرح اس خاندان سے کافی رسم وراہ ہو گئی۔

محمد حسین صاحب کو جنون کی حد تک وہم تھا کہ بھینس کا دودھ بچوں کو کند ذہن بناتا ہے اور گائے کا دودھ ذہانت بڑھاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دو ذاتی گائیں پال رکھی تھیں۔ دودھ دینے والی گائے پاس رکھتے اور خشک گائے کسی کے پاس بھیج دیتے۔ خشک گائے رکھنے کی فرمائش اکثر مجھ سے ہوتی۔ میرے ماتحت ملتان سے پانچ میل دور ایک نہری بنگلہ نواب پور تھا۔ میں خشک گائے کو بچہ جننے کی مدت تک وہاں بھجوا دیتا اس طرح عبدالسلام کو کئی مرتبہ ملتان میں ملنے کا موقع ملا۔ محمد حسین صاحب نے بتایا کہ عبدالسلام جب چھٹی جماعت میں تھا تو اسے محرقہ بخار ہو گیا۔ اسے میعادی بخار بھی کہتے تھے کیونکہ ان دنوں اس کا کوئی علاج نہ تھا۔ مریض کو دودھ اور سوڈا واٹر دیا کرتے تھے اور 21 دن میں بخار اتر جاتا تھا۔ تپ محرقہ اترنے کے بعد مریض پر کوئی برا اثر چھوڑ جاتا لیکن عبدالسلام پر بخار کا اچھا اثر ہوا اور اس کا حافظہ غیر معمولی طور پر تیز ہو گیا۔ اسے اردو اور انگریزی کی کتب زبانی ازبر ہو گئیں۔ حساب کی کتاب کے ہر سوال کا جواب زبانی یاد تھا۔ غیر معمولی حافظہ کی وجہ سے اس نے ورنیکلر فائنل (آٹھویں جماعت) میں پنجاب میں اول پوزیشن حاصل کی 1940ء میں جب عبدالسلام نے میٹرک کا امتحان دیا تو اس کے اساتذہ اور والد کو یقین تھا کہ وہ پنجاب میں نہ صرف اول آئے گا بلکہ

ایک ایسا ریکارڈ قائم کرے گا جو مدتوں تک نہیں ٹوٹے گا۔ چنانچہ عبدالسلام نے 850 میں سے 751 نمبر حاصل کر کے پچھلے ریکارڈ توڑ دیئے اور یہ ریکارڈ مدتوں تک قائم رہا۔

عبدالسلام بدستور ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔اے کے امتحانات میں پنجاب میں اول آئے۔ عبدالسلام کا یہ ایک ایسا فقید المثال ریکارڈ ہے جو شاید ہی کسی نے حاصل کیا ہو، یعنی عمر بھر اس نے جو بھی امتحان دیا وہ اس میں ہمیشہ اول آیا۔

عبدالسلام نے بی۔اے کے زمانہ کے دو دلچسپ واقعات سنائے۔ پہلا واقعہ مدراس کے مشہور رامونا جن کے فارمولوں کے بارے میں ہے۔ عبدالسلام نے بی۔ اے میں حساب آنرز کے مضامین رکھے ہوئے تھے، رامونا جن کہا کرتا تھا کہ اسے حساب کے فارمولوں کا الہام ہوتا تھا، چنانچہ اس کے کئی فارمولے عملی طور پر صحیح تھے لیکن ان کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ عبدالسلام نے اس کے فارمولوں پر کام کرنا شروع کیا اور ایک فارمولے کا ثبوت پیش کر دیا۔ یہ کسی بھی حساب دان کے لئے بہت بڑی کامیابی تھی۔ عبدالسلام کے گورنمنٹ کالج لاہور کے پروفیسر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اس کامیابی کی اطلاع کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں کے حساب دانوں کو دی۔ ان کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ کامیابی ایک طالب علم نے حاصل کی ہے وہ سب اس کی غیر معمولی ذہانت سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسرے واقعہ کا تعلق پروفیسر سراج سے تھا۔ جس زمانے میں عبدالسلام گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم تھے پروفیسر سراج وہاں پر انگریزی کے پروفیسر تھے۔ پروفیسر سراج کو اپنی انگریزی پر بہت فخر تھا اور اس کا اظہار وہ برملا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بی۔اے کا امتحان انگریزی آنرز کے ساتھ کیا تھا۔ ایک دن سراج نے کلاس میں فخریہ کہا کہ انہوں نے بی۔ اے میں انگریزی آنرز کا ریکارڈ قائم کیا اور یہ ریکارڈ آج تک کسی نے نہیں توڑا۔ اسی دن چند طلباء نے یہ بات کھانے کی میز پر بتائی۔ عبدالسلام بھی کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے یہ بات کسی تبصرہ کے بغیر سنی اور دوسرے دن اپنا نام انگریزی آنرز کے لئے دے دیا۔ دوستوں نے سمجھایا کہ آپ نے پہلے سے حساب کی آنرز رکھی ہوئی ہے اور بی۔ اے میں دو مضامین کی آنرز کا نبھانا مشکل ہوگا۔ عبدالسلام نے کہا کہ پروفیسر سراج نے ایک چیلنج دیا ہے اور انشاء اللہ اس چیلنج کو قبول کر کے اس کا مقابلہ کروں گا۔ عبدالسلام اس مقابلہ میں پروفیسر سراج کا انگریزی آنرز کا ریکارڈ توڑ کر جیت گئے اور بہت عرصہ تک ان کا یہ ریکارڈ بھی قائم رہا۔ انہوں نے بی۔اے میں حساب آنرز کا بھی نیا ریکارڈ قائم کیا۔

پروفیسر سراج اس شکست کو کبھی نہ بھولے۔ عبدالسلام جب کیمبرج یونیورسٹی سے ٹرائی پاز کر کے واپس آئے تو پاکستان بن چکا تھا۔ ان کی غیر معمولی ذہانت اور غیر معمولی حساب کی ڈگریوں کی بنا پر ان کو گورنمنٹ کالج لاہور کا حساب کا پروفیسر اور ہیڈ لگا دیا گیا۔ اس وقت گورنمنٹ کالج لاہور کا پرنسپل پروفیسر سراج تھا۔ ایک طرف حساب کے سینئر اساتذہ کے لئے عبدالسلام کا ہیڈ بننا بہت ناگوار تھا اور دوسری طرف پروفیسر سراج اپنی شکست کو نہیں بھولے تھے۔ چنانچہ عبدالسلام کے خلاف سازشوں کا جال بنا جانے لگا۔

بمبئی میں ایک تعلیمی بین الاقوامی کانفرنس کا دعوت نامہ ڈاکٹر عبدالسلام کو دیا گیا۔ وہ پروفیسر سراج کے زبانی اجازت نامہ کی بنا پر کانفرنس میں حاضری کے لئے چلے گئے اور چھٹی کے لئے عرضی دے دی۔ بمبئی میں جب کانفرنس شروع ہوگئی تو پرنسپل کی طرف سے انہیں ایک تار ملا کہ وزارت تعلیم کے سیکرٹری نے ان کی چھٹی منظور نہیں کی اس لئے وہ واپس آ جائیں۔ عبدالسلام نے کانفرنس کو درمیان میں چھوڑ کر واپس جانا مناسب نہ سمجھا اور وہ کانفرنس کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد پاکستان واپس آئے۔ انہیں سخت مایوسی اور حیرت ہوئی جب انہیں حکم عدولی کی بنا پر چارج شیٹ دے دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بددل ہو کر اپنے کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کی طرف سے محمد علی بوگرہ وزیراعظم پاکستان کو چٹھی لکھوائی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو کیمبرج یونیورسٹی بھیج دیا جائے۔ ممکن ہے کہ ایسا غیر معمولی ذہانت کا آدمی انسانیت کے لئے کوئی غیر معمولی کارنامہ کر دکھائے۔ محمد علی بوگرہ جب لاہور آئے تو ڈاکٹر عبدالسلام سے مل کر بہت خوش ہوئے اور انہیں کیمبرج یونیورسٹی جانے کی اجازت دے دی۔

انگلینڈ آنے کے کچھ دیر بعد ڈاکٹر عبدالسلام کو 35 سال کی عمر میں امپیریل کالج لندن میں ریاضی کا پروفیسر بنا دیا گیا۔ اتنی کم عمری میں اتنا بڑا اعزاز کسی انگریز کو بھی نہیں دیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی کے لئے یہ بہت ہی قابل فخر اعزاز تھا۔

میں منگلا ڈیم کے ڈیزائن کے سلسلہ میں لندن میں دو سال مقیم رہا۔ اس دوران ڈاکٹر عبدالسلام سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ تین چار خاص مواقع پر یعنی اسلامی تہواروں پر انہوں نے مجھے کھانے پر بھی مدعو کیا۔ وہاں پر سر ظفر اللہ اور کئی دوسرے معتبر پاکستانی عمائدین سے بھی ملاقات ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے لندن کے اخبارات میں سائنسی موضوعات پر اکثر مضامین آتے تھے۔ ان کی انگریزی کی تحریر اتنی عمدہ ہوتی تھی کہ انگریز ایسے مضامین بہت شوق سے پڑھتے تھے۔

میرے لندن کے قیام کے دوران پاکستان کا واٹر ڈیلی گیشن بھی وہاں پر تھا۔ یہ ڈیلی گیشن ہندوستان کے ساتھ پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے کام کر رہا تھا۔ اس ڈیلی گیشن میں شیخ عبدالحمید ریٹائرڈ سیکرٹری اور چیف انجینئر اریگیشن سید سالار کرمانی، میاں خلیل الرحمٰن اور جی۔ معین الدین ٹیم لیڈر شامل تھے۔

ایک دن انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو مدعو کر کے کسی ہوٹل میں ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے بات کی۔ وہ مان گئے اور ہم سب نے ان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران عبدالسلام نے بتایا کہ انہوں نے 1957ء میں ایک خاص موضوع پر کام کرنا شروع کیا اور اس بارے میں اپنے کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر سے مشورہ کیا۔ ان کے پروفیسر نے کہا کہ اس موضوع پر کام کرنے سے کچھ مفید نتائج حاصل نہیں ہوں گے، اس لئے اس پر وقت ضائع نہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر کام کرنا تو چھوڑ دیا مگر اس مضمون کو اٹلی کے ایک سائنسی رسالے میں چھپوا دیا۔ اس مضمون کو دو چینی امریکی سائنس دانوں نے پڑھا۔ انہوں نے اس پر مزید کام کیا اور فزکس میں نوبیل پرائز لے گئے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اگر وہ ڈاکٹر عبدالسلام کا مضمون نہ پڑھتے تو وہ اس موضوع پر کام کر کے نوبل انعام حاصل نہ کر سکتے۔ اس بات کا عبدالسلام کو ہمیشہ افسوس رہا۔

لندن میں قیام کے دوران میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ملنے گیا۔ اس دن انہیں نسبتاً مصروفیت کم تھی اس لئے کچھ گپ شپ کا موقع مل گیا۔ انہوں نے ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ سنایا۔

انہوں نے بتایا کہ 1959ء میں ایک دن لندن میں مقیم ہندوستانی سفیر انہیں ملنے آیا اور کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی بڑی خواہش ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو سائنس کے مضمون میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ہندوستان جا کر انہیں ان کے ملک میں سائنس کی تعلیم کی ترویج کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز کریں۔ انہوں نے ہندوستان جانے کی ہامی بھرلی اور ہندوستانی سفیر کے ساتھ مل کر ہندوستان جانے کا ایک پروگرام وضع کر لیا۔

پروگرام کے مطابق ڈاکٹر صاحب ہندوستان گئے۔ دہلی میں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ نہرو سے رسماً تھوڑی دیر کے لئے ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے تجویز پیش کی کہ وہ کوئی ٹھوس لائحہ عمل پیش کرنے سے پیشتر ہندوستان کی چیدہ چیدہ یونیورسٹیوں کا معائنہ کرنے اور ان کے وائس چانسلروں سے تبادلہ خیال کرنا چاہیں گے، چنانچہ انہیں بنارس، پٹنہ، بمبئی، مدراس، کلکتہ جیسی بڑی یونیورسٹیاں دکھانے کے لئے مسلمان وزیر ہمایوں کبیر نے ایک پروٹوکول آفیسر ساتھ دے دیا۔ چار پانچ دن میں یونیورسٹیاں دیکھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب واپس دہلی آئے۔ ڈاکٹر صاحب قادیانی عقیدہ رکھتے تھے، انہوں نے قادیان کی زیارت کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر فوراً عملدرآمد کیا گیا۔ ایک چھوٹے ہوائی جہاز میں انہیں امرتسر لایا گیا، وہاں پر ڈی۔سی اور ایس۔ پی موجود تھے، وہ انہیں کار میں قادیان لے گئے اور قادیان کی زیارت کے بعد انہیں واپس دہلی لایا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمایوں کبیر کی معیت میں وزیراعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات ہوئی۔ نہرو نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ انہیں ایک بہت اہم کام کے لئے بلایا گیا ہے۔ اس کام کی تفاصیل ہمایوں کبیر انہیں بتائیں گے۔

ہمایوں کبیر نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے دفتر لے جا کر بتایا کہ اہم کام ایٹم بنانے کے لئے ریسرچ کرنا ہے اور نہرو کی خواہش ہے کہ آپ اس کام کے لئے ہندوستان آ جائیں اور آپ کو مندرجہ ذیل سہولتیں دی جائیں گی۔

1۔آپ کا رتبہ وفاقی وزیر کے برابر ہوگا۔

2۔آپ اپنی تنخواہ جتنی چاہیں خود مقرر کر لیں۔

3۔آپ کے خرچ کا کوئی آڈٹ نہیں ہوگا۔ اگر آپ نے ایک کروڑ روپیہ خرچ کر دیا اور کوئی متوقع نتیجہ نہیں نکلا تو آپ سے ایک کروڑ روپیہ ضائع کرنے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔

تیسری سہولت کو ہمایوں کبیر نے بار بار دہرایا۔

ہندوستان آتے وقت ڈاکٹر صاحب کو احساس تھا کہ انہیں کسی خاص کام کے لئے بلایا گیا ہے مگر یہ ایٹم بم کی ریسرچ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی اس لئے انہوں نے فوری طور پر کوئی جواب دینے سے معذوری ظاہر کی اور اس اہم تجویز پر لندن جا کر غور کرنے کی مہلت طلب کی۔

لندن واپس آ کر ڈاکٹر صاحب نے یہ ساری کہانی لکھ کر پاکستان کے صدر محمد ایوب کو بھیج دی۔ صدر صاحب نے اپنے ہاتھ سے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے جذبہ حب الوطنی کی تعریف کرتے ہیں۔ اگلے ماہ وہ امریکہ جاتے ہوئے لندن میں دو دن کے لئے رکیں گے، اس دوران ڈاکٹر صاحب انہیں اپنی سہولت کے وقت پر ملیں۔ سہولت کے وقت کے نیچے لکیر لگی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہ خط دکھایا۔ صدر محمد ایوب خان کے لندن آنے پر ڈاکٹر صاحب نے ان سے ملاقات کی۔ صدر صاحب نے ان سے کہا کہ وہ نہرو کی سہولتوں کی انہیں پیشکش کرتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب پاکستان جا کر وہاں پر ایٹم بم کی ریسرچ کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر جواب دیا کہ وہ سیاست میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔ پاکستان میں انہیں ہمیشہ ایوب کا آدمی تصور کیا جائے گا اور ان کے جانے کے بعد انہیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ لندن میں رہ کر ایٹم بم کی ریسرچ کے لئے جو بھی خدمت ہو سکی کریں گے۔

اس طرح انہیں پاکستان کے لئے اعزازی (Chief Scientific Advisor) بنایا گیا۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ پاکستان کی ایٹم بم کی ریسرچ میں کوئی کردار ادا کیا یا نہیں، بعد میں ڈاکٹر صاحب سے ایک دفعہ پاکستان میں ملاقات ہوئی مگر اس موضوع پر کوئی بات نہ ہوئی۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب اور مرزا منور صاحب (پرنسپل انجینئر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن) ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ جنوری 1978ء میں پاکستان دنیا کی نیوکلیئر فیول فیبریکیشن ٹیکنالوجی کی صف اول میں آن کھڑا ہوا ملاحظہ ہو کتاب نیوٹن صفحہ 154 تا 158 تالیف

جناب محمد زکریا ورک صاحب مقیم ٹورانٹو کینیڈا اشاعت اپریل 2003ء)

ڈاکٹر صاحب کے ایک بھائی عبدالسمیع انجینئر تھے اور وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں بطور ایس۔ڈی۔او تعینات تھے۔ میں اس وقت واپڈا میں بطور ڈائریکٹر منگلا ڈیم کام کر رہا تھا۔ایک دن سمیع صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ان کی بارہ سال کی سروس ہو چکی ہے اور وہ ابھی تک ایس۔ڈی۔او ہیں، اگر انہیں واپڈا میں لے لیا جائے تو انہیں ترقی دے کر ایکسین بنایا جا سکتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب پاکستان کب آ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ان کا پروگرام اگلے ماہ پاکستان آنے کا ہے۔ میں نے سمیع صاحب سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب پاکستان جب آئیں تو انہیں میرے پاس میرے دفتر لے آئیں میں اس کا واپڈ میں ڈیپوٹیشن پر آنے اور ترقی بطور ایکسین کا بندوبست کر دوں گا۔

چنانچہ جب اگلے ماہ ڈاکٹر صاحب پیپل ہاؤس میں میرے دفتر تشریف لائے ان دنوں میرے چیف انجینئر رشید قاضی صاحب تھے۔ میں نے انہیں ڈاکٹر عبدالسلام کے میرے دفتر آنے اور ان سے ملاقات کرنے کے بارے میں ٹیلیفون کیا۔ قاضی صاحب ڈاکٹر عبدالسلام کے میرے دفتر آنے پر حیران ہوئے میں نے انہیں بتایا کہ ڈاکٹر صاحب میرے دوست ہیں اور مجھے اپنے بھائی کے واپڈا میں لئے جانے کے بارے میں ملنے آئے ہیں۔

قاضی صاحب نے فوراً ان کے پاس دفتر آ جانے کے لئے کہا۔ ڈاکٹر صاحب کی پر تکلف چائے سے تواضع کی گئی۔ میں نے قاضی صاحب کو ڈاکٹر صاحب کے بھائی سمیع کو واپڈا میں لینے اور ان کی ترقی بطور ایکسین کے لئے کہا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ انہوں نے سیکرٹری اریگیشن محمد اکرم کو ٹیلیفون کیا کہ سمیع صاحب کو واپڈا میں ڈیپوٹیشن پر جلد بھیج دیا جائے۔ ایک ماہ کے اندر اندر سارے مراحل طے ہو گئے اور سمیع صاحب واپڈا میں آ کر بطور ایکسین پروموٹ ہو گئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی نوبل پرائز حاصل کرنے کی خواہش 1979ء میں پوری ہو گئی۔ کسی پاکستانی کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ ڈاکٹر صاحب نوبل پرائز ملنے کے بعد پاکستان آئے ان کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ وہ جھنگ بھی گئے اور خاص طور پر گورنمنٹ کالج گئے۔ اس کالج سے انہیں والہانہ عقیدت تھی کیونکہ اسی کالج سے انہوں نے شہرت کے زینے پر چڑھنا شروع کیا۔‘‘

حضرت ڈاکٹر صاحب زندگی کے آخری سانس تک نظریہ توحید کی سائنسی ریسرچ میں مصروف رہے اور اس مقدس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگا دی آپ کے لخت جگر احمد سلام صاحب کا چشمدید بیان ہے کہ آپ کی ڈکشنری میں چھٹی کا لفظ ہی نہیں تھا 1989ء کے لگ بھگ وہیل چیئر کا استعمال شروع کرنے لگے۔ آپ کو پیرا سپرانوکلیر پالیسی (Para Superanuclear Palsy) کا عارضہ لاحق ہو گیا اس شدید مرض میں بھی نہ صرف وہ راضی بقضاء رہے بلکہ زندہ خدا پر ان کے زندہ ایمان میں بھی اضافہ ہوتا رہا جو ایک مؤحد کا طرہ امتیاز ہے۔

اقلیم سائنس کے بادشاہ کی علمی یادگاریں

حضرت ڈاکٹر صاحب اقلیم سائنس کے بادشاہ تھے آپ نے اپنے پیچھے ہزاروں شاگرد چھوڑے جو دنیا بھر میں سائنس کے ذریعہ انسانیت کی خدمت میں منہمک ہیں آپ کے انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹکل فزکس سے غریب ممالک کے بے شمار غریب طلباء مستفید ہو چکے ہیں اسی طرح ’’تھرلڈ ورڈ اکیڈیمی آف سائنس‘‘ نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے قابل رشک خدمات انجام دے رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ

’’ڈاکٹر عبدالسلام نے مسلم ممالک کی ایک اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کی سکیم تیار کی تھی۔ اس اہم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے راجہ صاحب آف محمود آباد نے تمام مسلم ممالک کے حکمرانوں سے رابطہ کر کے انہیں قائل کرنا تھا کہ وہ اپنی فارن ایکسچینج آمدنی کا ایک کم از کم معین حصہ مجوزہ فاؤنڈیشن کے فنڈ میں قائم کریں۔ اس فنڈ سے اسلامی ملکوں کے ذہین اور قابل نوجوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید تعلیم دلانا تھا۔ نیز مسلم ممالک میں فروغ سائنس کا یہ منصوبہ تھا کہ ان مسلم ملکوں کی منتخب یونیورسٹیوں میں سائنس فاؤنڈیشن کے فنڈ سے طلباء کو سکالر شپ ادا کئے جائیں۔ اس فروغ سائنس کے منصوبہ کے تحت راجہ صاحب آف محمود آباد نے سب سے پہلے مڈل ایسٹ کے اسلامی ممالک کا دورہ کرنا تھا لیکن بدقسمتی سے راجہ صاحب دل کا دورہ پڑنے سے بیمار ہو کر جلد راہی ملک عدم ہو گئے اور یہ منصوبہ وہیں رہ گیا‘‘

(نیوٹن صفحہ 183ء تالیف جناب محمد زکریا ورک صاحب کینیڈا مطبوعہ ٹورانٹو کینیڈا اپریل 2003ء)

فرزندان احمدیت کے لئے وسیع اور عالمگیر سائنسی میدان

خدا کے فضل و کرم اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کی قوت قدسیہ اور برکت سے جماعت احمدیہ مختلف سائنسی علوم کے کئی یگانہ روزگار ریسرچ سکالر پیدا ہو چکے ہیں اور زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو جس میں فرزندان احمدیت نے اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑنے کی کامیاب کوشش نہ کی ہو اور اب تو ’’وقف نو‘‘ کی انقلابی تحریک سائنسدانوں کی گویا ایک فوج تیار کر رہی ہے جو مستقبل میں جذبہ توحید سے سرشار ہو کر خدا کے بندوں کی عالمگیر سطح پر خدمت اور رہنمائی کا فریضہ ادا کرے گی بلکہ ایم ٹی اے اور ہیومینیٹی فرسٹ جیسے بین الاقوامی ادارے تو برسوں سے ایسی ایسی علمی، عملی، تربیتی اور روحانی خدمات بجا لا رہی ہیں جن کا ذکر ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

سائنس اور اہل کشف کے روحانی تجربے

آخر پر مجھے فرزندان احمدیت کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ ان کے لئے وسیع اور عالمگیر میدان کھل چکا ہے اقوام عالم ان کے منظر عام پر آنے کی منتظر ہیں۔ انہیں اپنی سائنسی جدوجہد میں حضرت مسیح موعود کا یہ فرمان مبارک زندگی کی ہر راہ میں مشعل راہ بنانا چاہئے کہ

’’یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ اگر علم سائنس یعنی طبعی خدا تعالیٰ کے تمام عمیق کاموں پر احاطہ کر لے تو پھر وہ خدا ہی نہیں جس قدر انسان اس کی باریک حکمتوں پر اطلاع پاتا ہے وہ انسانی علم اس قدر بھی نہیں کہ جیسے ایک سوئی کو سمندر میں ڈبویا جائے اور اس میں کچھ سمندر کی پانی کی تری باقی رہ جائے.........

انسان باوجودیکہ ہزار ہا برسوں سے اپنے علوم طبعیہ اور ریاضیہ کے ذریعہ سے خدا کی قدرتوں کے دریافت کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہا ہے مگر ابھی اس قدر اس کے معلومات میں کمی ہے کہ اس کو نامراد اور ناکام ہی کہنا چاہئے صدہا اسرار غیبی اہل کشف اور اہل مکالمہ الٰہیہ پر کھلتے ہیں اور ہزار ہا راستباز اس پر گواہ ہیں مگر فلسفی لوگ اب تک اس کے منکر ہیں جیسا کہ فلسفی لوگ تمام مدار ادراک معقولات اور تفکر اور تدبر کا دماغ پر رکھتے ہیں مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے جیسا کہ میں پینتیس سال سے اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں.......... دل وہ کنواں ہے جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے یہ وہ راز ہے جو اہل حق نے مکاشفات صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں‘‘

(’’چشمہ معرفت‘‘ روحانی خزائن جلد 23 ص 282)

جناب الٰہی کی درگاہ میں حضرت بانی سلسلہ کیسے پُر کیف انداز میں عرض کرتے ہیں

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 52)

☆☆☆

قبولیت دعا کی شرط

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا (۔) (البقرہ: 187) اور دوسری جگہ فرمایا ہے (۔) (سبا: 53) یعنی جو مجھ سے دور ہو۔ اس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ جس قدر وہ دور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے کیا سچ کہا ہے

پیدا است ندا را کہ بلند ہست جنابت

جیسے میں نے ابھی کہا گو خدا عالم الغیب ہے، لیکن یہ قانون قدرت ہے کہ تقویٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 436)

(بقیہ صفحہ 6)

افراد بھی تمہاری ذمہ داری میں ہیں ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ کرنا۔ اپنے خادموں سے وہی سلوک کرنا جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ انہیں وہی کھلانا جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔

(ج) دیکھو جس طرح تم اس مہینے، اس دن اور اس جگہ کا احترام کرتے ہو بالکل اسی طرح تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے مقدس ہیں۔ تم پر کسی بھائی کا مال جائز نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کی خوش دلی شامل نہ ہو۔ ایمان رکھنے والے تمام لوگ دنیا میں کہیں بھی آباد ہوں سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ یاد رکھنا تمہارے بھائی کی کوئی چیز تمہارے لئے اس کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہوسکتی ہے۔ تم میں ہر شخص گلہ بان ہے۔ چرواہا ہے۔ تمہارے زیر سایہ افراد کے بارے میں تم سے ضرور بالضرور پوچھا جائے گا۔ ہاں! تم میں ہر شخص دوسروں کا نگہبان ہے اگر ہماری ریاست میں کسی غیر مسلم پر ظلم ہوا ہو تو میں خود ذاتی طور پر اس کی وکالت کروں گا۔

(د) خلوص کے ساتھ عمل، اپنے ساتھی انسان کے ساتھ حسن سلوک، انسانیت کی بہتری کی کوششیں اور امت کا اتحاد دلوں کو سرسبز و شاداب رکھے گا۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 26 مارچ 2006ء)

نہ خوشی اچھی ہے میری نہ ملال اچھا ہے
ساری دنیا سے محمدؐ کا خیال اچھا ہے

حاصل مطالعہ

دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کے خیالات

مرتبہ: پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

برصغیر کا سب سے بڑا زلزلہ

ڈاکٹر شبیر احمد لکھتے ہیں:۔

برصغیر کا سب سے بڑا زلزلہ کوئٹہ میں 30 مئی 1935ء کو آیا تھا جس میں پورا شہر تباہ ہو گیا تھا۔ موت کا تخمینہ 30 سے 60 ہزار تک تھا۔ خیال رہے کہ اس زمانے میں برصغیر کے شہروں کی آبادی بہت کم ہوتی تھی۔ خدانخواستہ آج یہ زلزلہ برپا ہوتا تو تعداد لاکھوں میں پہنچتی۔ (نوائے وقت 20 نومبر 2005ء ص 23)

یہ اتفاق کی بات ہے کہ اسی سال یعنی 1935ء میں امریکہ کے سائنسدان چارلس ایف رکٹر Richter نے زلزلے کی قوت کو ناپنے کا سسٹم ایجاد کیا تھا۔ ان کے حساب کے مطابق کوئٹہ کا مشہور زلزلہ ریکٹر سکیل پر 7.5 قرار دیا گیا۔ اس اعتبار سے دیکھئے تو کشمیر اور شمالی پاکستان میں آنے والا زلزلہ کوئٹہ سے شدید تر ہے کیونکہ اس کا نمبر 7.6 ہے۔ (ص 23)

زلزلہ اور سونامی میں فرق

سمندر کی تہہ پھٹ جانے سے جو تباہی آتی ہے اسے سونامی کہتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر سمندری لہریں خوفناک دیو کی طرح 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ساحلوں کا رخ کرتی ہیں اور راہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ گویا یہ زلزلہ ایک زبردست سمندری طوفان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بے شک زلزلے میں اتنی زیادہ توانائی ہوتی ہے کہ بغیر مثال دیئے اس کا تصور محال ہے۔ وطن عزیز میں 7.6 درجے کا جو زلزلہ آیا ہے۔ اس میں اتنی انرجی تھی کہ جیسے ہیروشیما پر گرائے جانے والے ایک دو نہیں دس ہزار ایٹم بم پاکستان پر گرائے گئے ہوں۔ (ص 23)

زلزلہ کیسے آتا ہے

سیارہ ارض پر جتنے حادثے اور واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں قوی ترین کوئی شے ہے تو وہ زلزلہ۔ تھوڑی دیر کے لئے زمین کو نارنگی تصور کر لیجئے اور نارنگی کے چھلکے کو زمین کا پرت۔ بہت گہرائی کے اندر تو زمین نہایت سخت ہوتی ہے۔ پھر درمیان میں پانی کی تہہ بھی ہوتی ہے لیکن زمین کے پرت میں جو چٹانیں واقع ہیں ان میں اکثر دراڑیں پائی جاتی ہیں۔ ان کمزور حصوں میں مدت دراز کا دباؤ توڑ پھوڑ پیدا کر دیتا ہے۔ پھر زمین کی سطح اچانک ہلنے، کانپنے لگتی ہے اور سطح کے نیچے چٹانیں اپنی جگہ سے ہل کر رہ جاتی ہیں۔ زلزلے کی کارروائی عموماً سطح زمین سے 45 میل نیچے شروع ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی یہ گہرائی ساڑھے چار سو میل بھی ہو سکتی ہے۔ زیر زمین توڑ پھوڑ کا عمل جہاں شروع ہوتا ہے اس کے عین اوپر کی سطح زمین کو اپی سنٹر کہتے ہیں۔ سب سے زیادہ حرکت اور ہل جل اپی سنٹر پر ہی نظر آتی اور محسوس ہوتی ہے۔ (ص 23 کالم 2)

(نوائے وقت سنڈے میگزین 20 نومبر 2005ء ص 23)

سگریٹ میں زہر کی بھرمار

ڈاکٹر شبیر احمد (مقیم امریکہ) کے مضمون ''سگریٹ زندگی کو روگ بنا دیتا ہے'' سے اقتباس:۔

ایک انگریزی مقولے کا ترجمہ کچھ یوں ہے، سگریٹ کے ایک سرے پر آگ ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر ایک نادان۔

سائنس نے یہ سادہ سی بات دریافت کرنے میں بہت دیر کر دی کہ تمباکو نوشی سے انسان کی عمر دس سے بیس سال تک گھٹ جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ تمباکو اتنی زہریلی شئے ہے کہ اسے کیڑے اور جراثیم مارنے والی دواؤں میں شامل کر کے فصلوں پر چھڑکا جاتا ہے۔ سموکنگ کا نشہ کچھ ایسی شئے ہے جو انسان کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ سگریٹ حقے یا پائپ میں لوگوں کو غلام بنا لینے والی ملکہ نکوٹین ہوتی ہے۔ ایسی ظالم شئے صاحبو کہ ایک سگریٹ کی نکوٹین انجکشن کے ذریعے دی جائے تو بیس آدمیوں کو ہمیشہ کے لئے دنیا کے رنج و غم سے نجات دلا دے لیکن سگریٹ، سگار حقہ اور پائپ کے دھوئیں میں سینکڑوں مزید زہر شامل ہوتے ہیں۔ کاربن مونو آکسائیڈ، ہائیڈروجن سایانائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ اور ٹار وغیرہ۔ لیکن بے چارے سموکر کو جب کہیں سے آب حیات نہیں ملتا تو زندگی کی گاڑی گھسیٹنے کے لئے یہ سب زہر خوشی پیئے چلا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر سموکر اپنی عادت کے ہاتھوں سخت پریشان رہتا ہے۔ ایک سگریٹ یا ایک کش سگریٹ کا دوسرے کش کو دعوت دیتا ہے۔

سگریٹ کے دھوئیں سے بھی بچنے کی کوشش کریں

نئی دریافت وہ ہے جسے سیکنڈ ہینڈ دھواں کہتے ہیں۔ یعنی سموکر کے ماحول میں بیٹھنے اور رہنے والے لوگ بھی تمباکو کے زہر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ لہٰذا ترقی یافتہ ممالک میں پبلک مقامات پر سموکنگ نہیں کی جا سکتی۔

تمباکو نوشی چھوڑنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ بس اگلی سگریٹ نہ پیجئے۔ اگلی گلوری پھینک دیجئے۔ اگلا کش بھول جائیے۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 11 دسمبر 2005ء)

ایک آزمودہ نسخہ

حکیم اجمل خان مرحوم سے ایک ثلاثی یعنی تین مصرعوں کا بند منسوب ہے جس کی تائید دہلی کے مشہور حکیم نابینا نے بھی کی۔ ویسے ثلاثی ایک صنف سخن کی حیثیت سے جناب حمایت علی شاعر کی ایجاد ہے اور بہت خوب ایجاد ہے۔ ع

وہ جس کے پاؤں ہوں گرم
اور سر ہو سرد
اس کی صحت نہ ہو گی نرم

یہ بات ہے 1930ء کے زمانے کی۔ حکیم صاحب کا مشورہ سنا تو ان کے ایک مداح سر پر برف کی پوٹلی رکھ کر اور پاؤں گرم پانی کے مگن میں ڈال کر بیٹھ گئے۔ جو ہونا تھا سو ہوا۔ پیروں پر چھالے پڑ گئے اور سر کو نزلے زکام نے آ دبوچا۔ حکیم اجمل خان نے یہ نسخہ بوعلی سینا (980ء تا 1037ء) کی مشہور زمانہ کتاب ''القانون فی الطب'' سے اخذ کیا تھا۔ مفہوم بہت سادہ ہے اس نسخے کا کہ ہر بات ٹھنڈے دماغ سے سوچیے اور جسمانی طور پر حرکت میں رہیے۔ پھر بیماری پاس نہ پھٹکے گی''۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 18 دسمبر 2004ء)

ابن سینا کا منفرد علم اور مقام

''گیارھویں صدی کی ابتداء میں لکھی گئی ابن سینا کی یہ کتاب ''کینن آف میڈیسن'' (Cannon of Medicine) کے نام سے یورپ بھر میں سترھویں صدی تک نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ پڑھائی گئی۔ دنیا میں صرف ایک بار ایسا ہوا ہے کہ ایک 20 سالہ نوجوان کو اہل علم نے اپنے دور کا جینیئس قرار دیا۔ یہ تھے ہمارے ''ابن سینا'' انہی جیسے مسلم سائنسدانوں کی کتابیں علامہ اقبال نے یورپ میں دیکھیں تو انہوں نے سرد آہ بھری مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ۔ ہمارے سائنسدانوں کے علم کو ترقی دے کر اہل مغرب کہاں سے کہاں پہنچ گئے جبکہ مسلمان تسبیح گھماتا رہ گیا''۔

ٹھنڈے دماغ سے کام لیا جائے تو عجوبے ظہور میں آتے ہیں۔ ساتھ ساتھ پیر گرم رکھے جائیں یعنی محنت کی جائے تو بہت بڑے عجوبے سامنے آتے ہیں۔ گرم دماغ اور سرد پیر رکھنے والے بے یقینی کا شکار رہتے ہیں بلکہ ان عظیم لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور بالآخر شرمندہ ہو کر سر جھکا لیتے ہیں''۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 18 دسمبر 2004ء ص 4)

بڑے کام کے لئے بڑے حوصلے کی ضرورت ہے

''بجلی کا بلب ایجاد کرنے کے لئے تھامس ایڈیسن 1900 سے زیادہ ناکام تجربات کر بیٹھا تو گرم سر اور ٹھنڈے پاؤں والے مذاق اڑانے لگے۔ دیوانہ ہے، کچھ اور نہیں اس کے پاس کرنے کو۔ ایڈیسن نے ٹھنڈے دماغ سے جواب دیا۔ میں 1900 طریقے ایسے جانتا ہوں جن سے بجلی کا بلب نہیں بن سکتا''۔ 1882ء کی سہانی شام تاریک رات میں ضم ہوئی تو ایڈیسن کے قمقموں نے نیویارک شہر کو جگمگا کر رکھ دیا۔ دنیا حیران رہ گئی۔ (ص 4 کالم 3,2)

دنیا میں سب سے قیمتی چیز

زندگی کے آخری ایام میں تھامس ایڈیسن سے پوچھا گیا۔ دنیا میں سب سے قیمتی شئے کیا ہوتی ہے؟ حکیم اجمل خان کی ثلاثی پر تمام عمر عمل کرنے والا ایڈیسن بولا ''ٹائم''! آپ ایک ملین ڈالر دے کر گزرا ہوا منٹ نہیں خرید سکتے۔ (ص 4 کالم 3)

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 26 مارچ 2006ء)

حجۃ الوداع کا پاکیزہ نظارہ

ڈاکٹر شبیر احمد صحاح ستہ کی تین کتابوں سمیت سات اسلامی کتب کے حوالے سے ''رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ مرتب کیا ہے۔ آیئے اس کے بنیادی اہمیت کے اقتباسات پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔

بات ہے دسویں سال ہجرہ کی یعنی 632ء۔ سرور کائنات ﷺ آخری حج ادا کرنے کے لئے مدینہ سے مکہ تشریف لاتے ہیں۔ مدینہ کے ہمراہی صحابہ کا کاروان چلتا ہے تو 270 میل کے اس سفر میں قریبی بستیوں کے لوگ اور صحرانورد شامل ہوتے جاتے ہیں۔ آپؐ جب مکہ پہنچتے ہیں۔ تو ایک لاکھ چالیس ہزار افراد اس مقدس اجتماع میں شریک ہیں۔ حضور اکرمؐ دھیرے دھیرے ایک پہاڑی کی چوٹی پر تشریف لے جاتے ہیں۔ آپؐ کا مقدس وجود اتنے بڑے مجمع پر مکمل سکوت طاری کر دیتا ہے۔ ایسا سکوت کہ آپ کی آواز پوری وادی میں گونج رہی ہے اور ہر شخص اس خطبے کا ایک ایک لفظ گویا کانوں سے سن کر دل میں اتارتا جاتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

(الف) اے لوگو! میرا خیال ہے کہ میں اس اجتماع میں تم سے پھر کبھی نہیں مل سکوں گا۔ یاد رکھنا تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے کے لئے حرام (یعنی باعث حرمت و تقدس) ہے۔

(ب) عزت و احترام ہر انسان کا پیدائشی حق ہے خواہ وہ کہیں پیدا ہوا ہو۔ صرف ایک معیار ہے جو تمہیں دوسروں سے ممتاز کر سکتا ہے اور وہ ہے تمہارا کردار۔ جو

باقی صفحہ 5 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18۔اکتوبر 2006ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم فضل کریم بھٹی صاحب

مکرم فضل کریم بھٹی صاحب آف جرمنی 15۔اکتوبر 2006ء کو طویل علالت کے بعد 96 سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ مرحوم جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے لئے جرمنی سے آئے تھے اور یہاں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب

مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ 28 ستمبر 2006ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے بالکل ابتدائی دور میں مربی کے طور پر جماعت احمدیہ نیروبی (افریقہ) میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک خوش اخلاق اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم عبدالعزیز جدران صاحب

مکرم عبدالعزیز جدران صاحب ابن مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جرمنی 16 مئی 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 1988ء میں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تو اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو خط لکھا کہ ”دشمن کے ہاتھوں آپ کو جو گہرے زخم لگے ہیں یہ اصل میں میرے زخم ہیں۔ یہ زخم قابل رشک ہیں کیونکہ خدا اور اس کے مسیح کی خاطر کھائے گئے ہیں۔“

(3) مکرم عبدالصبور Reuss صاحب

مکرم عبدالصبور Reuss صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم جرمن احمدی تھے اور 1962ء میں حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔

(4) مکرمہ انیسہ الیاس صاحبہ

مکرمہ انیسہ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس خان صاحب لاہور 26 مئی کو لاہور میں وفات پا گئیں مرحومہ حضرت راجہ مدد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور مکرم میجر شریف احمد صاحب باجوہ سابق امام بیت الفضل لندن کی بڑی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے کی خوشدامنہ تھیں مرحومہ موصیہ تھیں غریبوں کی ہمدرد اور نہایت مخلص خاتون تھیں۔

(5) مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ 4 ستمبر 2006ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت منکسر المزاج اور ہمدرد انسان تھے۔ محلّہ میں نائب زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ فری میڈیکل کیمپس کیلئے ہمہ تن تیار رہتے تھے اور غریب مریضوں کا بھی فری علاج کرتے تھے۔

(6) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ 27۔اپریل کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ 12 سال تک جامعہ نصرت ربوہ میں لیکچرار اور پھر وائس پرنسپل کے عہدے پر کام کرتی رہیں۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ انہیں بہت تعلق تھا۔ مرحومہ خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی، نیک اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

(7) مکرمہ نسیم فردوس صاحبہ

مکرمہ نسیم فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ جرمنی 31۔اگست کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ طالب علمی سے ہی خدمت دین کا شوق تھا۔ اپنے گاؤں چک 543/E.B ضلع وہاڑی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ 1990ء میں جرمنی آ گئیں تو وہاں بھی خدمت کی توفیق پائی، دیندار عبادت گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(8) مکرم ایوب احمد صاحب

مکرم ایوب احمد صاحب جمال پور۔سندھ کو 8۔اکتوبر کو دو موٹر سائیکل سوار حملہ آوروں نے کلاشنکوف کے برسٹ مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ مرحوم سکھر کیس میں تقریباً ایک سال اسیر رہے۔ جماعتی خدمت کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علاقہ میں کئی میڈیکل کیمپس لگائے۔ مخالفین نے حال ہی میں ان کے خلاف ایک مقدمہ قائم کیا جو کراچی میں چل رہا ہے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 50 سال تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 2 بیویاں، ایک بیٹا اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

پاک تبدیلیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کینیڈا کی جماعت کو ایم ٹی اے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

”دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تبدیلیاں پیدا کرنے میں MTA بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا ہم نے انگلستان میں عملاً تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ شروع میں بعض شہروں میں بڑی کثرت کے ساتھ ایسے گھر تھے جن میں MTA کا انٹینا نہیں لگا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ صرف چند ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ جزا دے انصاراللہ کے اس وقت کے صدر صاحب کو انہوں نے یہ مہم اپنے ذمہ لی اور اس سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے کچھ قرضے بھی ان کو میں نے مہیا کئے۔ ہر شہر ہر گھر میں MTA کا انٹینا لگ جائے اور اللہ کے فضل سے بڑی بھاری اکثریت کے گھروں میں یہ انٹینے لگ چکے ہیں اور ان کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ان کے بڑے بھی اور ان کے بچے بھی جن کا کوئی بھی جماعت سے تعلق نہیں تھا بے اختیار جماعت کے اوپر الٹے پڑتے ہیں۔ اب یہاں بھی کل آپ نے وہ نغمہ سنا تھا جو غالباً ”سر دم سارا چھی اے“ وہ یہاں کی بچیوں نے MTA سے سیکھا تھا اور اس کا بہت اچھا اثر طبیعت پہ پڑا لیکن یہ ایک واقعہ نہیں امریکہ میں میں نے بارہا دیکھا ہے کہ وہاں MTA کا اس سے بھی زیادہ گہرا اثر پڑ چکا ہے اور بچیوں کی کایا پلٹ گئی ہے وہ بیرونی دنیا کو چھوڑ کر جماعت کے اندر کی طرف سفر اختیار کر چکی ہیں۔

ایک تجربہ میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران کر کے دیکھا جن بچوں یا بچیوں کے متعلق محسوس ہوا کہ وہ گویا ہمارے نہیں رہے ان سے ضمناً میں نے پوچھا کہ MTA بھی آپ کبھی دیکھتے ہیں تو جواب ملا کہ ہمارے گھر ہے ہی نہیں۔ صاف پتہ چلا کہ MTA کے ہونے اور نہ ہونے کا ایک فرق ہے“۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 21 نومبر 1997ء)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم شفیق احمد محسن صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایاجات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع ملتان مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان لیہ راجن پور کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ٹیلی ویژن کا پہلا کامیاب مظاہرہ

انیسویں صدی کے اواخر سے ہی دنیا کے کئی سائنسدان ایک ایسی مشین ایجاد کرنے میں کوشاں تھے۔ جس میں وہ دور بیٹھ کر آواز کے ساتھ ساتھ صاحب آواز کی شکل بھی دیکھ سکیں۔ ان سائنسدانوں میں کارل فرڈینینڈ براؤن Karl Ferdinand Braun جارج کیری George Carry، ڈبلیو ای سائر W.E. Sawyer بورس روزنگ (Boris Rosing) اور کیمپبیل سوئٹن Campbell Swinton کے نام بہت اہم ہیں۔ لیکن اس مشین کی، جو بعد ازاں ٹیلی ویژن کے نام سے موسوم ہوئی، ایجاد کا سہرا سکاٹ لینڈ کے ایک سائنس دان جان لوگی بیرڈ John Logie Baird کے سر بندھا۔ جس نے جرمنی کے پال نیپکوف Paul Nepkov کے ایجاد کردہ سکیننگ سسٹم کو ترقی دی اور 30/اکتوبر 1925ء کے تاریخی دن ولیم ٹینٹن Willian Taynton نامی ایک 15 سالہ لڑکے کا عکس کچھ فاصلے پر رکھی ایک مشین تک منتقل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ٹینٹن کو اپنی اس کارکردگی کا معاوضہ 2 شیلنگ 6 پنس ملا تھا۔ بیرڈ نے یہ کارنامہ 23 فرتھ سٹریٹ، لندن 23-Frith Street London کے مقام پر واقع اپنی تجربہ گاہ میں انجام دیا تھا۔

ڈھائی ماہ بعد 7 جنوری 1926ء کو اس نے ایوننگ سٹینڈرڈ نامی اخبار کے نمائندوں کے سامنے اپنی اس ایجاد کا عوامی مظاہرہ کیا اور کیپٹن او جی ہچنسن O.G. Hutchinson نامی شخص کا عکس ٹیلی ویژن کے سکرین پر منتقل کیا۔ 20 دن بعد 27 جنوری 1926ء کو اسے رائل انسٹیٹیوٹ کے تقریباً 40 ارکان کے سامنے اپنا یہ کارنامہ دوبارہ پیش کیا۔ اس مظاہرہ کے بعد بیرڈ راتوں رات مشہور ہو گیا اس نے اپنی اس ایجاد کو ٹیلی وائزر (Televisor) کا نام دیا۔

1929ء میں بیرڈ نے بی بی سی کے ایک ٹرانسمیٹر کے ذریعہ بلیک اینڈ وائٹ نشریات کا آغاز کیا۔ اسی زمانے میں مشہور موجد مارکونی بھی ٹیلی ویژن کا ایک اور نظام ایجاد کرنے میں مصروف تھا۔ 1936ء میں بی بی سی نے مارکونی کے ایجاد کردہ نظام میں دلچسپی کا اظہار کیا اور 2 نومبر 1936ء کو لندن کے الیگزینڈر پیلس سے ٹیلی ویژن کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہو گیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ایک ہفتے بیرڈ کے نظام سے اور دوسرے ہفتے مارکونی کے نظام سے ٹیلی ویژن نشریات پیش کی جائیں۔ تین ماہ بعد حکام نے مارکونی کا نظام زیادہ سود مند پایا اور بالآخر اسی نظام کو اپنا لیا گیا۔

بیرڈ کا نظام اگرچہ مسترد کر دیا گیا۔ لیکن اس کا یہ کارنامہ اس کا نام ہمیشہ زندہ جاوید رکھے گا کہ اس نے ٹیلی ویژن کا پہلا کامیاب مظاہرہ کیا۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ملک کے آئندہ سیٹ اپ پر غور: صدر جنرل پرویز مشرف کی زیر صدارت راولپنڈی کے صدارتی کیمپ آفس میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں ملک کی سیاسی صورتحال اور آئندہ کے سیاسی سیٹ اپ پر غور کیا گیا۔

سابق صدر غلام اسحاق خان انتقال کر گئے: سابق صدر پاکستان غلام اسحاق خان طویل علالت کے بعد 91 برس کی عمر میں پشاور میں 27/اکتوبر 2006ء کو انتقال کر گئے۔ تین ماہ سے نمونیا میں مبتلا تھے اور کومہ میں چلے گئے تھے۔ مرحوم 20 جنوری 1915ء کو بنوں میں پیدا ہوئے۔ 1940ء میں انڈین سول سروس سے منسلک ہوئے۔ نائب تحصیلدار سے منصب صدارت تک پہنچے۔ ضیاء الحق نے وزیر خزانہ مقرر کیا۔ 13 دسمبر 1988ء کو صدر منتخب ہوئے۔ آٹھویں ترمیم کے تحت بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کی حکومتیں برطرف کیں۔ جس کے بعد تنازع کے باعث خود بھی مستعفی ہو گئے۔ صدر جنرل پرویز مشرف، وزیر اعظم شوکت عزیز اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیات نے اپنے تعزیتی پیغامات میں کہا ہے کہ ملک ایک مدبر اور باصلاحیت شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔

افغانستان میں 80 ہلاک: افغانستان میں عید کے موقع پر نیٹو کی وحشیانہ بمباری کے نتیجہ میں عورتوں اور بچوں سمیت 80 افراد ہلاک ہو گئے۔

زہریلی شراب پینے سے 20/افراد ہلاک: ملتان میں عید الفطر کے ایام میں زہریلی شراب پینے کے نتیجہ میں پولیس اہلکار سمیت 20/افراد ہلاک ہو گئے۔

عید الفطر کے موقع پر 42/افراد ہلاک: ملک کے مختلف علاقوں میانوالی، مرید کے، کسووال، نارووال، کاموںکے، چنیوٹ، ملتان، وغیرہ میں عید الفطر پر لڑائی جھگڑوں، دیرینہ دشمنی اور ڈکیتی مزاحمت کے نتیجہ میں کم از کم 42 افراد قتل کر دیئے گئے۔

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک عدد مکان جو تین کمروں، کچن اور ڈبل باتھ روم پر مشتمل ہے محلہ ناصر آباد جنوبی میں واقع ہے کرایہ پر دینا مقصود ہے

فون نمبر: 0300-7710709-6213439

مقبول ہومیوپیتھک ہسپتال

لا علاج امراض کا شافی علاج

(کینسر، کالا یرقان، ہیپاٹائٹس بی۔سی)

نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے

زیر نگرانی: پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان ایم ایس سی RHMP-DHMS

زیر سرپرستی: مقبول احمد خان

بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

ہیڈ آفس: احمد مقبول کارپٹس 12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور

فون: 042-6368134-6368130

ربوہ میں طلوع و غروب 30۔اکتوبر	
طلوع فجر	5:00
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:23

ضرورت محررین

تحریک جدید میں انسپکٹران/محررین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 10 نومبر 2005ء تک امیر/صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ امیدوار کا ایف اے/ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے بی اے/بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کمپیوٹر یا اکاؤنٹس میں تجربہ رکھتے ہوں۔ امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری ٹیسٹ 12 نومبر 2006ء بروز اتوار بیت المحمود (حلقہ کوارٹرز تحریک جدید) میں صبح 10:00 بجے ہوگا۔ تحریری امتحان کیلئے نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

1۔ قرآن مجید دوسرا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔ نماز مکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
3۔ دس احادیث (نمبر 11 تا نمبر 20) چالیس جواہر پارے
4۔ کتب حضرت مسیح موعود (اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح)
5۔ انگریزی/حساب مطابق معیار F.Sc, F.A
6۔ عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فون: 047-6213563 فیکس: 047-6212296

C.P.L29-FD